سلفی علماء کرام
کے اردو تراجم
توحید خالص
tawheedekhaalis.com

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر خوارج والی احادیث چسپاں کرنے والے اہل سنت کے اجماع کے مخالفین گمراہ ہیں

شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ رحمہ اللہ المتوفی سن 728ھ
ترجمہ: طارق بن علی بروہی
مصدر: مجموع الفتاویٰ ج 35 ص 53-57۔
پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے باغیوں اور خوارج سے متعلق سوال ہوا:

کیا یہ دونوں مترادف الفاظ ہیں اور ان کا معنی ایک ہی ہے؟ یا پھر ان دونو ں میں فرق ہے؟ اور کیا ان پر جاری ہونے والے احکامات میں شریعت نے فرق کیا ہے یا نہیں؟ اگر دعویٰ کرنے والا دعویٰ کرے کہ امت کا اجماع ہے اس بات پر کہ ان میں کوئی فرق نہیں سوائے نام کی حد تک، اور اس کی مخالفت کرنے والا مخالفت کرتے ہوئے یہ استدلال پیش کرے کہ بلاشبہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے اہل شام اور اہل نہروان میں فرق کیا تھا:

پس کیا حق اس دعویٰ کرنے والے کے ساتھ ہے یا پھر اس کے مخالف کے ساتھ؟

آپ نے جواب ارشاد فرمایا:

الحمد للہ، جہاں تک کہنے والے کا یہ قول ہے کہ: امت کا اس بارے میں اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں میں سوائے ناموں کے اور کوئی فرق نہیں تو یہ باطل دعویٰ ہے، اور اس کا دعویدار ناعاقبت اندیش قسم کا انسان ہے، کیونکہ فرق کی نفی کرنے کا قول تو بس اہل علم کے ایک گروہ کا ہے جو ابو حنیفہ، الشافعی واحمد رحمہم اللہ وغیرہ کے اصحاب میں سے ہیں جیسا کہ بہت سے مصنفین جنہوں نے باغیوں کے خلاف قتال پر لکھا تو انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مانعین زکوٰۃ کے خلاف قتال اور خوارج کے خلاف قتال، اسی طرح سے اہل جمل وصفین وغیرہ کے قتال کو باغیوں کے خلاف قتال میں لے کر اسلام کی جانب منسوب ہونے والوں سے قتال میں

شمار کیا۔

لیکن اس کے باوجود ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طلحہ وزبیر وغیرہ جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم اہل عدالت میں سے ہیں، جائز نہیں کہ ان پر کفر یا فسق کا حکم لگایا جائے، بلکہ وہ تو مجتہد تھے، یا صواب کو پایا یا غلطی کر گئے، اور ان کی لغزش معاف ہے۔ اور وہ اس قول کا اطلاق کرتے ہیں کہ باغی لوگ (لازماً) فاسق نہیں۔

پس اگر اِن کو اور اُن کو برابر کر دیا جائے گا تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ خوارج اور (ان کے علاوہ) جو اہل اجتہاد اور عدالت پر باقی رہنے والوں کے خلاف قتال ہوا برابر ہیں! اسی لیے ایک گروہ نے باغیوں کے فاسق ہونے کا کہا ہے، لیکن اہل سنت کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عدالت پر اتفاق ہے۔

البتہ جمہور اہل علم المارقین (نکل کھڑے ہونے والے خوارج) اور اہل جمل و صفین میں فرق کرتے ہیں، اور اہل جمل و صفین کے علاوہ بھی جو تاویل کے پیش نظر باغی گنے جاتے ہیں میں فرق کرتے ہیں۔ یہی بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعلق سے معروف ہے، اور اسی پر عام اہل الحدیث، فقہاء اور متکلمین ہیں، اور اسی پر اکثر آئمہ اور ان کے متبعین کے نصوص ہیں مالک، احمد اور الشافعی رحمہم اللہ وغیرہ کے اصحاب میں سے۔

یہ اس لیے کیونکہ الصحیح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تمرق مارقة على حين فرقة من المسلمين تقتلهم أولى الطائفتين بالحق“[1]

(ایک فرقہ جدا ہو جائے گا جب مسلمانوں میں پھوٹ ہو گی اور اس (جدا ہونے والے فرقے) کو قتل کرے گا وہ گروہ جو دونوں گروہوں میں حق کے قریب تر ہو گا)۔

یہ حدیث تین گروہوں کے ذکر پر مشتمل ہے، اور اس میں وضاحت ہے کہ جو المارقین (نکل کھڑے ہونے والا خارجی) گروہ ہو گا وہ تیسری قسم ہے جو ان باقیوں کی جنس میں سے نہیں۔ کیونکہ علی رضی اللہ عنہ کا گروہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے گروہ کے بنسبت حق کے زیادہ قریب تھا۔ جبکہ خوارج المارقین کے بارے میں فرمایا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے):

”يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، وَقِرَاءَتُهُ مَعَ قِرَاءَتِهِمْ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ

[1] صحیح مسلم 2458 کے الفاظ ہیں: ”تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ“۔

حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، أَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"[2]

(تم میں سے ایک اپنی نماز کو ان کی نماز کے سامنے، روزوں کو ان کے روزوں کے سامنے، قرأت قرآن کو ان کی قرأت کے سامنے ہیچ تصور کرے گا، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا، اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے آر پار ہو جاتا ہے، تم جہاں کہیں بھی ان کو پاؤ تو انہیں قتل کر دو، کیونکہ بلاشبہ ان کے قتل کرنے میں اللہ تعالی کے پاس بروز قیامت بڑا اجر ہے اس کے لیے جو انہیں قتل کرے)۔

اور ایک روایت کے الفاظ ہیں:

"لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ يقاتلونهم مَا لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ"[3]

(اگر ان لوگوں کو جو انہیں قتل کریں گے، یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے لیے ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کس اجر کا ذکر کیا گیا ہے، تو وہ دیگر اعمال کرنا چھوڑ دیں گے (اور بس اسی کو نجات کے لیے کافی سمجھنے لگیں گے))۔

مسلم نے ان کی احادیث اپنی صحیح میں دس طرح سے روایت کی ہے اور البخاری نے بھی ایک سے زائد طرح سے بیان کی ہے، اسی طرح اہل سنن و مسانید نے بھی۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہی مشہور و معروف ہیں اور انہیں تلقی بالقبول حاصل ہے، اس پر امت کا اجماع ہے صحابہ اور ان کے پیروکاروں کا، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا ان خوارج کے خلاف قتال پر بھی اجماع ہے۔

جبکہ جہاں تک اہل جمل و صفین کا معاملہ ہے تو ان (علی رضی اللہ عنہ) کی طرف سے ان میں سے بس ایک گروہ نے قتال کیا حالانکہ اکابرین صحابہ رضی اللہ عنہم کی اکثریت نے قتال میں حصہ نہ لیا نہ اِن کی جانب سے نہ دوسری جانب سے۔ اور قتال کو ترک کرنے والوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ بہت سے نصوص سے استدلال کیا کہ فتنے میں قتال کو ترک کر دینا چاہیے، اور واضح کر دیا کہ یہ قتالِ فتنہ ہے۔

اسی طرح سے علی رضی اللہ عنہ خوارج کے خلاف قتال میں خوش تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ان کے خلاف

---

2 صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں یہ احادیث مختلف الفاظ کے ساتھ باکثرت موجود ہیں۔

3 سنن ابی داود 4768 کے الفاظ ہیں: "لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَكَلُوا عَنِ الْعَمَلِ" اسے شیخ البانی نے صحیح ابی داود میں صحیح قرار دیا ہے۔

قتال کرنے کی، جبکہ صفین والوں سے قتال کے بارے میں ذکر کیا جاتا ہے کہ ان کے پاس کوئی نص نہیں تھی (ان کے خلاف لڑنے کی) بلکہ بس وہ ایک ان کی اپنی ذاتی رائے تھی، اور بسا اوقات تو آپ رضی اللہ عنہ اس قتال کے جو قائل نہیں تھے ان کی تعریف کیا کرتے تھے۔

اور الصحیح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

”إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَسَيُصْلِحُ اللهُ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ“[4]

(میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور عنقریب اللہ تعالی اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کروادے گا)۔

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کی تعریف و مدح فرمائی کہ اللہ تعالی ان کے ذریعے دو گروہوں میں صلاح کروادے گا: علی رضی اللہ عنہ والوں میں اور معاویہ رضی اللہ عنہ والوں میں۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ قتال کو ترک کرنا ہی احسن و بہتر تھا، اور یہ کہ وہ قتال نہ واجب تھا نہ ہی مستحب۔

جبکہ خوارج کے خلاف قتال کے بارے میں تو ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کا حکم دیا، اور اس پر ابھارا۔ تو پھر کیسے وہ کام جس کا حکم دیا اور اس پر ابھارا اس کے برابر ہوسکتا ہے جس کے ترک کرنے والے کی تعریف اور مدح فرمائی؟!! جو کوئی صحابہ کا باہمی قتال (مشاجرات) کو جو جمل و صفین کے موقع پر ہوئے، اور ذوالخویصرہ التمیمی اور اس جیسے خوارج المارقین، سرکش حروری لوگوں کے خلاف قتال کو برابر قرار دیتا ہے، تو اس کا یہ قول جاہلوں اور کھلے ظلم کرنے والے لوگوں کے اقوال کی جنس میں سے ہی ہے۔ اور اس قول کے قائل پر لازم آتا ہے کہ رافضہ و معتزلہ کی جنس میں سے ہوجائے کہ جو جمل و صفین میں قتال کرنے والوں کی تکفیر کرتے یا فاسق قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ اس طرح خوارج المارقین کے بارے میں کہا جاتا ہے۔ سلف اور آئمہ کا خوارج کی تکفیر کے تعلق سے اختلاف پایا جاتا ہے جن کے دو مشہور قول ہیں، البتہ ان سب کا اتفاق ہے ان صحابہ کی تعریف کرنے پر جو جمل و صفین کے قتال میں شریک تھے، اور ان کے مشاجرات کے بارے میں خاموشی و سکوت اختیار کرنے پر۔ تو پھر اِس کی نسبت اُس کے ساتھ کیسے کی جاسکتی ہے؟!!

اور یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کے خلاف قتال کرنے کا حکم دیا ان کے قتال شروع کرنے سے قبل ہی، جبکہ باغیوں کے تعلق سے اللہ تعالی کا فرمان ہے:

---

[4] صحیح بخاری 2704 کے الفاظ ہیں: ”إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ“۔

﴿وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا‌ۚ فَاِنۡۢ بَغَتۡ اِحۡدٰٮهُمَا عَلَى الۡاُخۡرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىۡ تَبۡغِىۡ حَتّٰى تَفِىۡٓءَ اِلٰٓى اَمۡرِ اللّٰهِ‌ۚ فَاِنۡ فَآءَتۡ فَاَصۡلِحُوۡا بَيۡنَهُمَا بِالۡعَدۡلِ وَاَقۡسِطُوۡا‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُقۡسِطِيۡنَ﴾ (الحجرات:9)

(اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرادو، پھر اگر ان دونوں میں سے ایک فریق دوسرے فریق پر زیادتی کرے تو تم (سب) اس فریق سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کے حکم کی طرف لوٹ آئے، اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرادو اور عدل کرو، بے شک اللہ تعالی انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے)

یہاں زیادتی کرنے والے باغیوں سے قتال از خود شروع کرنے کا حکم نہیں دیا۔ پس قتال کی ابتداء کرنے کا حکم نہیں۔ لیکن جب اگر لڑ پڑیں تو ان کے مابین صلاح کروادینے کا حکم ہے، پھر اگر ان میں سے ایک زیادتی کرے تو اس سے قتال ہو گا۔ اسی لیے فقہاء میں سے کہنے والوں نے کہا: بے شک باغیوں سے قتال کی شروعات نہیں کی جائے گی یہاں تک کہ وہ خود نہ لڑنا شروع کردیں۔ جبکہ خوارج کے بارے میں نبی ﷺ نے تو فرمادیا تھا کہ:

”أَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“[5]

(تم جہاں کہیں بھی ان کو پاؤ تو انہیں قتل کردو، کیونکہ بلاشبہ ان کے قتل کرنے میں اللہ تعالی کے پاس بروز قیامت بڑا اجر ہے اس کے لیے جو انہیں قتل کرے)۔

اور فرمایا:

”لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ“[6]

(اگر میں نے انہیں پالیا تو ضرور انہیں قتل کردوں گا جیسے قوم عاد کو قتل کردیا گیا تھا)۔

اسی طرح سے جو مانعین زکوٰۃ تھے پس ابو بکر صدیق اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان سے قتال کی از خود ابتداء فرمائی۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

---

[5] حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

[6] أخرجه البخاري في باب: قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم رقم: 3166 أخرجه مسلم في الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، رقم: 1064.

”وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ“[7]

(اللہ کی قسم! اگر وہ چھ ماہ کا بکری کا بچہ بھی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو (زکوۃ میں) دیا کرتے تھے مجھ سے روکیں گے تو میں اس پر بھی ان سے قتال کروں گا)۔

ان سے قتال کیا جائے گا اگر وہ واجبات کی ادائیگی سے رکیں گے اگرچہ وہ اس کے وجوب کے اقراری ہوں۔ پھر فقہاء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ جو اس کے وجوب کے اقراری ہوں لیکن اسے روک رکھنے پر امام ان کے خلاف قتال کرے ان کے کافر ہونے پر؟ ان کے دو اقوال ہیں، اور یہ دو روایات احمد رحمہ اللہ سے ہیں، جیسا کہ ان کی دو روایات خوارج کی تکفیر کے متعلق بھی ہیں۔ البتہ جو محض باغی ہوں تو ان کی تکفیر نہیں کی جائے گی اس بارے میں آئمہ دین کا اتفاق ہے۔ کیونکہ خود قرآن مجید ان کے قتال وبغاوت کے باوجود ایمان اور اخوت (مسلمان بھائی) ہونے پر نص بیان کرتا ہے۔ واللہ اعلم

---

7 صحیح بخاری 1400۔

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب و سنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی و مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن و سنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں
info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔
یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔